(اس پر عمل کیا جائے یا نہ کیا جائے) ہمیں نفل نماز کی سو رکعت سے زیادہ پسند ہے۔''

مذکورہ فضائل سے یہ بات عیاں ہو جاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے علم کے ساتھ مشغول ہونا نفلی اور بدنی عبادات سے افضل ہے، جیسے نفل نماز پڑھنا، روزے رکھنا، تسبیح اور دعا وغیرہ کرنا۔ اس لیے کہ علم کا نفع عام ہے، سب کو پہنچتا ہے، خود صاحبِ علم کو بھی اس کا نفع ہوتا ہے اور تمام لوگوں کو بھی اس کا نفع پہنچتا ہے۔ جب کہ نفلی عبادات کا نفع صرف عبادت گزار تک محدود رہتا ہے، نیز علم سے ہی عبادات کی اصلاح و درستگی وابستہ ہے یعنی عبادات کی درستگی علم پر وقوف ہے، جب کہ خود علم عبادات پر موقوف نہیں ہے، عبادات، علم کی محتاج ہیں، علم عبادات کا محتاج نہیں ہے، نیز اس لیے کہ علماء، انبیاء علیہم السلام کے وارث ہیں جب کہ یہ مرتبہ عابدین (صوفیاء) کو حاصل نہیں ہے، نیز اس لیے کہ عالمِ دین کی اطاعت دوسرے پر واجب ہے اور علم کا اثر صاحبِ علم کی وفات کے بعد بھی باقی رہتا ہے جب کہ نفلی عبادات کا سلسلہ عابد کی موت سے منقطع ہو جاتا ہے، نیز علم کی بقاء میں شریعت کا احیاء اور آثارِ ملت کا تحفظ وابستہ ہے۔

فصل

یاد رکھیں کہ علم اور صاحبِ علم کے جو فضائل سابق میں مذکور ہوئے وہ صرف نیک، متقی، پرہیزگار، عمل کرنے والے علماء کے متعلق ہیں جن کا حصولِ علم سے مقصد صرف اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی اور جنت نعیم میں اس کا قرب حاصل کرنا ہے۔ ان فضائل کا تعلق ایسے لوگوں سے نہیں ہے جن کا حصولِ علم سے مقصد خدا تعالیٰ کی رضا جوئی کی بجائے دنیاوی اغراض یا مال و جاہ کا حصول یا مریدین اور طلباء کی کثرت یا کوئی اور بری نیت ہو۔

حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کا ارشادِ گرامی ہے کہ

''جو شخص اس لیے علم حاصل کرے تا کہ اس کے ذریعہ بیوقوفوں

سے لڑائی جھگڑا کرے یا اس کے ذریعہ علماء سے بحث وتکرار کرے یا اس کے ذریعے لوگوں کو اپنی طرف متوجہ کرے تو اللہ تعالیٰ ایسے شخص کو جہنم میں داخل کریں گے۔'' (اخرجہ الترمذی)

نیز آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ

''جو شخص غیر اللہ کے لئے علم حاصل کرے یا اس سے مقصود غیر اللہ کی رضا جوئی ہو تو ایسے شخص کو اپنا ٹھکانا دوزخ میں ڈھونڈ لینا چاہیئے'' (رواہ الترمذی)

نیز مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ

''جس نے ایسا علم سیکھا جس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کی جاسکتی ہے لیکن وہ اس کو اس لیے سیکھتا ہے کہ اس کے ذریعہ دنیا کی کوئی غرض حاصل کر لے تو وہ قیامت کے دن جنت کی ہوا تک نہ پائے گا۔'' (اخرجہ ابوداؤد ۳۶۶۴، وابن ماجہ ۲۵۲، واحمد ۲/۳۳۸، وابن حبان ۷۸، والحاکم ۱/۸۵، والخطیب فی ''تاریخہ'' ۵/۳۴۶۔۳۴۷)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

''قیامت کے روز جن لوگوں کا سب سے پہلے فیصلہ ہوگا (آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پھر تین قسم کے لوگوں کا ذکر کیا اس میں یہ بھی ہے کہ) ایک ایسا آدمی جس نے علم سیکھا ہوگا اور دوسروں کو سکھایا بھی ہوگا اور قرآن پڑھا ہوگا اسے بارگاہِ خداوندی میں پیش کیا جائے گا، اللہ تعالیٰ اس کو اپنی نعمتیں یاد دلائیں گے جس کو وہ پہچان لے گا، پھر اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ تو نے ان نعمتوں پر کس قدر عمل کیا؟ وہ کہے گا کہ الٰہی! میں نے تیری خوشنودی کے لئے علم سیکھا اور سکھایا اور تیری رضاء کے لئے قرآن پڑھا، اللہ فرمائیں گے کہ تو جھوٹ بولتا

ہے، تو نے اس لیے علم سیکھا تا کہ کہا جائے کہ بڑا عالم ہے اور قرآن اس لیے پڑھا تا کہ کہا جائے کہ بڑا قاری ہے، پس وہ کہد یا گیا، پھر حکم ہوگا تو اسے منہ کے بل گھسیٹ کر جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔'' (اخرجہ مسلم والنسائی: ۶/۲۳)

حضرت حماد بن سلمہؒ فرماتے ہیں کہ جو شخص غیر اللہ کے لئے علم حاصل کرتا ہے وہ خسارے سے دوچار ہوتا ہے۔ (اخرجہ ابونعیم ۶/ ۲۵۱، بیان العلم وفضلہ: ۱۱۵۳)

حضرت بشرؒ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے داؤد علیہ السلام کی طرف وحی فرمائی کہ میرے اور اپنے درمیان فسادی عالم کو واسطہ نہ بناؤ ورنہ وہ شک کے ذریعہ تجھے میری محبت سے روک دے گا، یہ لوگ میرے بندوں کے لیے رہزن اور ڈاکو کی حیثیت رکھتے ہیں۔''